مطمئن نہیں کرسکی ہیں۔ اس مضمون میں چشم کُشا حقائق شامل کیے گئے ہیں۔

افغانستان کے متحارب گروہوں کے درمیان اتفاق راے پیدا کرنے کے لیے 'ٹریک ٹو' سفارت کاری کا خاکہ عائشہ احمد نے پیش کیا ہے۔ افغانستان میں درپیش صورت حال کے پاکستان کے قبائلی علاقہ جات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے، یہ جائزہ امتیاز گل نے لیا ہے۔ انھوں نے پاکستانی حکومت پر لگائے گئے کئی الزامات کی تردید بھی کی ہے اور اعداد و شمار کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ پاکستانی حکومت، انتہائی نامساعد حالات کا سامنا کر رہی ہے اور اس کا سبب، امریکی احکامات پر عمل ہے، تاہم وہ مذاکرات کی اہمیت سے انکار نہیں کرتے۔

احمد شائق قسام کے مضمون میں ڈیورنڈ لائن کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی گئی ہے، نیز افیون کی کاشت کے جو اثرات ہیں اُس کے مختلف پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ نسرین غفران کے مضمون میں پاکستان میں افغان مہاجرین، اور مصباح اللہ عبدالباقی کے مضمون میں افغانستان میں مدارس کے ذریعے تعلیم پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ افغانستان کے حوالے سے آئی پی ایس کے سیمی نار کی رپورٹ میں بھی اس مسئلے کے کئی پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے۔ افغان حکومت کا نقطۂ نظر شامل کیا جاتا تو یہ شمارہ اور بھی مفید ثابت ہوتا۔ نئے افغانستان پر پاکستان میں، اب تک شائع ہونے والے مطالعات میں یہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ (محمد ایوب منیر)

اکبرنامہ، ایس ایم بُرکے، مترجم: مسعود مفتی۔ ناشر: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۳۳۲۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے بارے میں ایس ایم بُرکے نے تقریباً ۶۰ برس پہلے گورنمنٹ کالج لاہور کی Historical Society کے تحت اکبر کے مذہبی لگاؤ پر ایک مقالہ پڑھا تھا۔ بعدازاں انھوں نے اکبر کی سوانح حیات لکھی جس کا اُردو ترجمہ زیرتبصرہ ہے۔ اکبر کا مذہب کے ساتھ رویہ ہی سب سے زیادہ موضوع بحث رہا ہے اور کتاب کا سب سے طویل باب 'اکبر کے مذہبی رجحان' پر لکھا گیا ہے۔ یہ دل چسپ موضوع ہے اور آج مغربی ممالک جو پالیسیاں براہِ راست یا بالواسطہ مسلمان ممالک میں نافذ کروا رہے ہیں، ان کا اکبر کی پالیسیوں سے تقابلی مطالعہ کیا جائے تو

اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مذہب سے بے گانہ کرنے کے لیے کیا کچھ پہلے کیا جاتا رہا اور کیا کچھ آج کیا جارہا ہے۔ مصنف نے اس کی مذہبی پالیسی کو سراہا ہے۔

اس کتاب کے باب اوّل میں 'اکبر کے آباو اجداد اور ابتدائی دور' کے بارے میں تذکرہ ہے۔ دوسرا باب 'بغاوتیں، فتوحات اور امورِ خارجہ' سے بحث کرتا ہے۔ تیسرے باب کا ہم اُوپر تذکرہ کرہی چکے ہیں۔ چوتھا باب 'مرکزی حکومت' کے بارے میں ہے۔ پانچویں باب میں 'فنونِ لطیفہ' کو زیربحث لایا گیا ہے۔ چھٹا باب 'اکبر کی زندگی کے آخری برس' کی بابت ہے، جب کہ سب سے اہم باب ساتواں ہے جو 'اکبر کے دورِ حکومت کا ایک جائزہ' کے عنوان سے ہے جس میں مونٹ سٹارٹ الفن سٹون، سمتھ، وولسلے ہیگ، ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ایس ایم اکرم اور دیگر دانش وروں اور مؤرخوں کی آرا کی روشنی میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ اکبر کے عہد کا ایک مفید مطالعہ ہے۔ تاریخ پاک و ہند سے دل چسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (م-ا-ا)

تعارف کتب

◉ تذکرہ گمنام مشاہیر، نوراکینہ قاضی۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی، رحمٰن سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۷۲۳۲۷۸۸۔ صفحات: ۱۶۸۔ قیمت: ۱۳۵ روپے۔ [گمنام مشاہیر کا یہ تذکرہ ایسے گمنام مشاہیر پر مشتمل ہے جو اپنے زمانے میں تو بہت معروف تھے، اور انھوں نے اپنے عہد کو متاثر کیا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ذہن سے محو ہوگئے، یا ان کے کارناموں سے آج لوگ پوری طرح آگاہ نہیں ہیں۔ ان میں سے بیش تر گمراہ تھے، اور دنیا میں ظلم و فساد کا باعث بنے۔ کیا انھیں مشاہیر کہا جاسکتا ہے؟]

◉ شبستانِ حرا، شبیراحمد انصاری۔ ناشر: حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ) پوسٹ بکس نمبر۲۷۲۷، کراچی۔ صفحات: ۲۸۶۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔ [قدیم و جدید شعرا کے ایسے اشعار کو، جن میں لفظ حرا آتا ہے، شعرا کے ناموں کی الف بائی ترتیب سے یک جا کیا گیا ہے۔ زیادہ تر اشعار نعتوں سے اخذ کیے گئے ہیں۔ حرا کے موضوع پر چند ایک پوری پوری نظمیں، اسی طرح قطعات اور رباعیات، نیز مخمس، مسدس، دوہے، ثلاثی اور ہائیکو کی حیثیت کے اشعار بھی شامل ہیں۔ یہ ایک دل چسپ انتخاب ہے مگر کتاب کے آخر میں شامل اشتہار اس مجموعے میں بالکل نہیں جچتے۔ بقول مرتب: ''غارِحرا سے منسوب اشعار کی روح پرور انتھالوجی''۔]